بارانی کسان کی معاشی پرواز

پھل سبزیاں دالیں تیل دار اجناس

زیتون کی کاشت کے رہنما اصول

ڈیپارٹمنٹ آف ہارٹیکلچر

پیر مہر علی شاہ ایرڈ ایگریکلچر یونیورسٹی، راولپنڈی

کی کمی تجارتی پیمانے پر پھل کی پیداوار کو متاثر کرتی ہے۔ان میں جب پھولوں کا ظہور ہو (فروری-مارچ)، پھول کھلنے سے پہلے (اپریل-مئی)، پھل بننے اور گٹھلی کی سختی کے دوران (مئی-جون)، جب پھل میں تیل بن رہا ہو (اگست-ستمبر)۔اس کے علاوہ موسم کی شدت اور بارش کی فراہمی کو مدِنظر رکھتے ہوئے بھی آبپاشی کی جاسکتی ہے۔آبپاشی کے لیے کوئی بھی موزوں نظام اپنایا جاسکتا ہے۔تاہم قطرہ قطرہ آبپاشی کا نظام اس سلسلے میں سب سے زیادہ موزوں ہے۔

برداشت اور سنبھال

پاکستان میں زیتون کا پکاؤ اقسام کے لحاظ سے مختلف مہینوں میں طے پاتا ہے۔ جو کہ عموماً اگست سے اکتوبر تک ہوتا ہے۔پھل یا اچار کے طور پر استعمال ہونے والا پھل ہاتھ سے جبکہ تیل کے کے لیے استعمال ہونے والا پھل چھڑیوں سے جھاڑ کر اتارا جاتا ہے۔ایسی اقسام جن کا پھل پکنے پر سبز ہی رہتا ہو ان کا پکاؤ اس وقت ہوتا ہے جب پھل گہرے سبز سے سبزی مائل پیلا ہو جائے۔جبکہ ایسی اقسام جن میں پھل جامنی ہو جاتا ہو۔ان کا پکاؤ کا وقت اس وقت ہوتا ہے جب پھل درمیانے درجے کا جامنی ہو چکا ہو۔عام طور پر مناسب پکا ہوا پھل ہی برداشت کیا جاتا ہے جبکہ کم پکا ہوا پھل دوسری چنائی کے لیے چھوڑ دیا جاتا ہے۔اس طرح برداشت کا عمل 4-3 چنائیوں میں مکمل ہوتا ہے۔تیل کے لیے استعمال کی جانیوالی اقسام کے لیے ضروری یہ ہے کہ ان میں برداشت کا عمل مناسب پکاؤ پر یکمشت ہی کرلیا جائے۔زیادہ تاخیر سے تیل کی پیداوار بری طرح متاثر ہوسکتی ہے۔

زیتون کی بیماریاں اوران کا تدارک

روٹ راٹ (تھائیوفینیٹ میتھائیل، میٹالکسل، بینومل)، سیرکوسپورا (کاپر آکسی کلورائیڈ)، ورٹیسلیم ولٹ (کاربینڈازین)، لیف سپاٹ (کاپر آکسی کلورائیڈ)، اینتھریکنوز (کاپر آکسی کلورائیڈ)

زیتون کے کیڑے اوران کا تدارک

پھل کی مکھی (جنسی پھندے، آرگینو فاسفیٹ، پائیریتھرائیڈ، پرمیتھرین)، پتنگے (آرگینو فاسفیٹ، کاربامیٹ اور پائیریتھرائیڈ)، سکیل (کاربامیٹ، آرگینو فاسفیٹ)، وولی ایفڈ یا سلڈ (بائی فینتھرین، ایمامیکٹن، آرگینو فاسفیٹ)، سنڈیاں (ٹرائی ایزوفاس، بائی فینتھرین، لیوفینوران)، تھرپس اور جوئیں (امیڈاکلوپرڈ، بائی فینتھرین یا ایمامکٹن)

اقسام کا چناؤ

پینڈولینو، لیسینو، آٹوبراٹیکا، گیملک، آربی کوینا، نبالی، مورائلو، آربوسانا، کورونیکی، چیٹینیا، باری زیتون 1 اور باری زیتون 2 شامل ہیں۔

کھادوں کا استعال

پودے کی عمر	نامیاتی مادہ یا گوبر کی کھاد (کلوگرام)	نائٹروجن (کلوگرام)	فاسفورس (کلوگرام)	پوٹاش (کلوگرام)
پودا لگاتے وقت	-	-	0.1	-
پہلا سال	5-10	0.15-0.2	0.15	-
دوسرا سال	10-20	0.25-0.3	0.2	0.15
تیسرا سال	20-25	0.35-0.4	0.25	0.25
چوتھا سال	25	0.5	0.3	0.25
پانچویں سال اور اس کے بعد	30	0.80	0.5	0.45

مزید معلومات کیلئے رابطہ کریں ڈیپارٹمنٹ آف ہارٹیکلچر پیر مہر علی شاہ ایرڈ ایگریکلچر یونیورسٹی، راولپنڈی فون: 051-9292178

Designed By:
Directorate of PRP

زیتون کا تعارف، اہمیت اور کاشت

زیتون کا آبائی وطن شام اور بحیرہ قلزم کا علاقہ ہے اور اس کا تعلق گٹھلی دار پھلوں سے ہے۔ اس کا پھل تیل، اچار اور دوسرے مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جس میں منرلز، وٹامن، پروٹین اور محفوظ چکنائی کافی مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ چکنائی کا اہم ذریعہ ہونے کے باوجود اس میں کولیسٹرول بہت کم مقدار میں پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کے پھل میں وٹامن ای بہت زیادہ مقدار میں پایا جاتا ہے۔ تحقیق سے یہ پتا چلا ہے کہ اس کا پھل اور تیل دل کی بیماریوں میں بہت زیادہ مفید ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھربھری ہڈیوں اور سرطان کے خلاف بھی کافی موثر پایا گیا ہے۔ پھل کے علاوہ پتوں میں بھی قدرت نے مختلف بیماریوں کی شفا رکھی ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس پھل کا ذکر قرآن اور احادیثِ رسول میں کئی ایک جگہ آیا ہے۔ اسلام کے علاوہ دوسرے مذاہب کی مقدس کتب میں بھی زیتون کا تذکرہ آیا ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق پاکستان کی کھانے کے تیل کی ضروریات تقریباً 2 ملین ٹن ہیں جن میں سے پاکستان تقریباً 1.5 ملین ٹن باہر کے ملکوں سے درآمد کرتا ہے۔ اس طرح پاکستان تقریباً 70 فیصد تیل درآمد کرتا ہے۔ اس درآمدی تیل پر تقریباً 28 ارب روپے سالانہ خرچ آتا ہے۔ اس سلسلے میں حکومتِ وقت اس امر پر خصوصی توجہ دے رہی ہے کہ ملک میں ایسی فصلوں کو فروغ دیا جائے جن سے تیل کی پیداوار بڑھا کر ملکی درآمدات میں خاطر خواہ کمی لائی جا سکے۔ زیتون بھی انہی تیلدار فصلات میں سے ایک ہے۔ پاکستان میں زیتون کی کاشت کافی کامیابی سے کی جا سکتی ہے۔ پاکستان میں زیتون کی کامیابی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ملک کے تقریباً سبھی صوبوں میں ایسے کئی ایک علاقے موجود ہیں جہاں جنگلی زیتون کئی صدیوں سے انتہائی کامیابی سے خودرو طریقے سے اگ رہا ہے۔ پاکستان کے باقی حصوں کی طرح صوبہ پنجاب میں بھی ایسے کئی ایک علاقے میں موجود ہیں جہاں وسیع پیمانے پر زیتون کی کاشت عمل میں لائی جا سکتی ہے جن میں خطہ پوٹھوہار بھی شامل ہے۔

موزوں آب و ہوا

زیتون کا پودا ایسے علاقوں میں کامیابی سے کاشت کیا جا سکتا ہے جہاں درمیانے درجے کی سردی پڑتی ہو اور بہار میں کورا نہ پڑتا ہو۔ ایسے علاقے جہاں کا سالانہ اوسط درجہ حرارت 15 تا 20 سینٹی گریڈ تک رہتا ہے اس کی کاشت کے لیے موزوں ہیں۔ زیادہ سے زیادہ چالیس درجے سینٹی گریڈ تک زیتون کے پودے اچھی پیداوار دے سکتے ہیں۔ تاہم منفی 7 سے کم درجہ حرارت پر پودے کے مرنے کا خطرہ رہتا ہے اور ایسے علاقے جہاں پر سردیاں بہت شدید ہوتی ہیں اور درجہِ حرارت نقطہ انجماد سے گر جاتا ہے اس کی کاشت کے لیے موزوں نہیں ہیں۔ ایسے علاقے جہاں پر سالانہ بارش 400 سے 700 ملی میٹر تک ہوتی ہو اس فصل کے لیے انتہاء موزوں ہیں۔ پھولوں کے کھلنے کے وقت بہت زیادہ نمی پھولوں کے نقصان کا باعث بنتی ہے۔ تاہم اس کی کاشت کے لیے کچھ نہ کچھ سرد ایام کی ضرورت پڑتی ہے تاکہ یہ بارآور رہے۔ اس لیے استوائی یا زیادہ گرم علاقے بھی اس کی کاشت کے لیے موزوں نہیں ہیں۔

جگہ کا انتخاب اور زمین کی تیاری

زیتون کے پودے کے لیے ایسی جگہ منتخب کرنی چاہیے جہاں بہار کے موسم میں کورا نہ پڑتا ہو۔ زیتون کا پودا تقریباً ہر قسم کی زمین پر کامیابی سے کاشت کیا جا سکتا ہے۔ زرخیز ہموار اور میدانی زمین کے علاوہ اس پودے کو کامیابی سے پتھریلی اور ڈھلانی زمینوں پر بھی کاشت کیا جا سکتا ہے۔ ریتلی زمینوں میں چونکہ غذائیت کی کمی ہوتی ہے اس لیے ان زمینوں میں زیتون کی پیداوار زیادہ اچھی نہیں ہوتی۔ تاہم اگر پانی کی مناسب ترسیل اور غذائی اجزاء کی فراہمی کو ممکن بنایا جا سکے تو زیتون ایسی زمینوں پر بھی پیداواری رہتا ہے۔ زیتون مختلف پی ایچ والی زمینوں میں کاشت کیا جا سکتا ہے۔ تاہم اس کی کاشت کے لیے ایسی زمین جس کی پی ایچ 5.5-8.5 کے درمیان ہو اچھی تصور کی جاتی ہے۔

زیتون کھڑے پانی کو زیادہ دیر برداشت نہیں کر سکتا۔ اس لیے سیم اور تھور والی زمینیں یا ایسی زمینیں جہاں زیرِ آب پانی کی سطح 120 سینٹی میٹر سے کم ہو زیتون کی کاشت کے لیے موزوں نہیں۔ لہٰذا زمین کے انتخاب میں پانی کے نکاس کو مدِ نظر رکھنا چاہیے۔ نیا باغ لگاتے وقت زمین میں موجود جھاڑیاں وغیرہ نکال دیں۔ ایک دفعہ گہرا ہل چلانے کے بعد زمین کو ہموار کرنے سے زیادہ بہتر نتائج مل سکتے ہیں۔ اونچی نیچی جگہ اور ڈھلانوں کی صورت میں چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کو علٰحیدہ علٰحیدہ ہموار کریں۔ زمین کو اس انداز میں ہموار کریں کہ آبپاشی بآسانی کی جا سکے اور پانی کی نکاسی کا نظام بھی موجود ہو۔ اگر کھیت میں قطرہ قطرہ آبپاشی کا نظام لگایا جائے تو زمین کو ہموار کرنے کی ضرورت نہیں۔

افزائشِ نسل

دنیا بھر میں پھل کے لیے استعمال ہونے والی کوئی بھی قسم بیج کے ذریعے کاشت نہیں کی جاتی۔ پاکستان میں زیتون کی افزائشِ نسل زیادہ تر قلموں کے ذریعے ہی کی جاتی ہے۔ اس مقصد کے لیے دو سالہ پرانی 14-12 انچ لمبی قلم جس کی موٹائی انگلی کے برابر ہو استعمال کی جاتی ہے۔ زیتون کی قلمیں ہارمون کے بغیر ہی بہت اچھا نتیجہ دیتی ہیں۔ تاہم ہارمون کے استعمال سے کامیابی کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ قلموں کے علاوہ زیتون پیوند اور چشمہ کاری سے بھی افزائش پا سکتا ہے۔

پودوں کا انتخاب، مناسب موسم اور پودوں کی زمین میں منتقلی

زیتون کے پودے بہار یا مون سون دونوں موسموں میں لگائے جا سکتے ہیں۔ پودوں کی خریداری کے لیے ہمیشہ تصدیق شدہ نرسری کو ہی ترجیح دی جانی چاہیے۔ پودے خریدتے وقت اس بات کی تصدیق کر لینی چاہیے کہ پودے صحیح النسل، بیماریوں اور کیڑوں سے پاک ہوں۔ پیوند شدہ پودوں کی صورت میں روٹ سٹاک کی تصدیق اور پیوندی جوڑ کی صحت کو دیکھ لینا چاہیے۔ زیتون کے باغات لگاتے ہوئے قطاروں کا رخ شمالاً جنوباً ہونا چاہیے۔ ہموار زمین کے لیے مربع نما نظام کے تحت ہی پودے لگانے چاہییں۔ سادہ نظام کے تحت پودے سے پودے کا فاصلہ اور قطار سے قطار کا فاصلہ 6 میٹر تک ہی مناسب ہے۔ پودے لگانے کے لیے 1 مکعب میٹر کے مناسب گڑھے کھودنے چاہییں۔ گڑھوں کی بھرائی کے لیے عام مٹی، بھل اور گوبر کی گلی سڑی کھاد کا برابر مقدار کا آمیزہ استعمال کرنا چاہیے۔ ابتدائی دنوں میں پودوں کا تنا بہت زیادہ مضبوط نہیں ہوتا اس لیے اس کے ساتھ سہارا دینے کے لیے پلاسٹک کا پائپ استعمال کرنا چاہیے۔ اگر زیتون کی ایسی اقسام لگائی جا رہی ہوں جن کے لیے پولینائزر کی ضرورت ہو تو مناسب فاصلے پر ان کو بھی لگانا چاہیے۔

تربیت اور شاخ تراشی

پودوں کو پیداواری رکھنے اور پھل کی برداشت میں آسانی کے لیے تربیت، باقاعدہ اور مناسب شاخ تراشی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ابتدائی کچھ سالوں میں شاخ تراشی بہت زیادہ شدید نہیں کی جاتی اور اس کا مقصد پودے کو صرف تربیت دینا ہی ہوتا ہے۔ تربیت دینے کے عمل کے دوران پودے کو یک تنا ہی رکھا جاتا ہے۔ اس لیے صرف وہی شاخیں کاٹی جاتی ہیں جو کہ یا تو زمین کے بہت زیادہ نزدیک ہوں یا پھر آپس میں الجھ رہی ہوں۔ پودوں کو تربیت دینے کا بہترین نظام درمیانے درجے کا کھلے مرکز والا نظام ہے۔ جس کے تحت پودے کے اندرونی حصوں کو نسبتاً کھلا رکھا جاتا ہے تاکہ ہوا اور روشنی کا مناسب گزر رہے اور پودے کا اندرونی حصہ پھلدار رہے۔ ہر سال باقاعدہ شاخ تراشی کرتے وقت یہ اصول یاد رہے کہ پودا ہمیشہ انہی چھوٹی شاخوں پر پھل دیتا ہے جو سابقہ بہار کے دوران بنی تھیں۔ اس طرح شاخ تراشی کرتے وقت پھلدار اور غیر پھلدار شاخوں میں واضح فرق کیا جا سکتا ہے۔

زیتون کے باغات میں آبپاشی

زیتون کا پودا ان پودوں میں شمار کیا جاتا ہے جن کی پانی کی ضروریات بہت کم ہوتی ہیں۔ تاہم پودے سے اچھی پیدوار لینے کے لیے اس کو باقاعدہ آبپاشی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ضرورت سے زیادہ دیا گیا پانی بھی پودے کے لیے نقصان کا باعث بنتا ہے۔ پودے کے دورِ حیات میں کچھ ایسے اہم مواقع ہیں جن میں پانی